تاریخ اعثم کوفی
از
احمد بن ابو محمد بن علی اعثم کوفی
Presented by www.ziaraat.com

تاریخ اعثم کوفی

از

احمد بن ابو محمد بن علی اعثم کوفی

ناشر

علی پبلیکیشنز، جنازگاہ، مزنگ لاہور

کر کے خالد بن اسد بن عاص بن امیہ کو مقرر کیا۔ اسی اثناء میں عبید اللہ بن زیاد بنی امیہ نے معاویہ کے پاس حاضر ہو کر کہا
اے امیر المومنین اگر تو مجھے عراق کی حکومت عطا کرے تو میں ایسا اچھا انتظام کروں کہ کوئی دوسرا نہ کر سکے۔ معاویہ نے
کہا تیرا باپ پانچ برس تک عراق کا حاکم رہا اس نے تجھے کوئی خدمت کیوں نہیں دی۔ عبید اللہ نے کہا بخدا یہ کیا بات ہے
اگر آپ کی بات لوگوں کے گوشزد ہو گی تو مجھے وہ عیب دار خیال کریں گے۔ معاویہ نے کہا میں عراق کا علاقہ دے کر وہاں
کا قائم مقرر کروں گا اور تیرے باپ کی مروت سے یہ کروں گا۔ مگر اس وقت مجھے خراسان کا فکر زیادہ لاحق ہے۔ تو پہلے
خراسان جا کر وہاں کی مہمون سے مجھے مطمئن کر دے۔ پھر میں تجھے عراق کا علاقہ دے دوں گا۔ عبید اللہ نے کہا میں
فرمانبردار ہوں۔ پس وہ معاویہ کا فرمان لے کر خراسان کی طرف روانہ ہوا اور جو جو مقامات اب تک فتح نہ ہوئے تھے انہیں
بھی قبضہ میں لا کر اور دولت کثیر جمع کر کے پھر بخارا اور سمرقند کی طرف گیا اور وہاں سے بھی مال کثیر حاصل کیا اب اس کو
یہ عظمت اور قدرت ہو گئی کہ خراسان کے شاہزادوں کو اپنا غلام بنا لیا اور اپنا نائب قرار دے کر انہیں لڑائیوں پر بھیجتا۔
انجام کار طریق بن قرۃ حنفی کو سلطنت خراسان پر اپنا نائب مقرر کر کے خود معاویہ کے پاس آیا اور طرح طرح کے سامان
غنیمت اور بیش قیمت چیزیں اور زر کثیر پیش کیا۔ معاویہ نے اس کی بڑی تعریفیں کیں اور بصرہ کی حکومت دے کر اسے
باپ کا جانشین بنا دیا۔ عبید اللہ اپنے باپ کے ڈھنگ پر حکومت کرنے لگا اور خراسان کا انتظام بھی مکمل ہو گیا۔ سالانہ
خراج معاویہ کے پاس پہنچتا رہا یہاں تک کہ وہ وفات پا کر اپنی جزا کو پہنچا۔

شہادت امام حسن علیہ السلام

ثقہ اور معتبر راویوں سے سنا گیا ہے کہ جس وقت معاویہ نے مصمم ارادہ کر لیا کہ اپنے بیٹے کو اپنا ولی عہد مقرر کرے تو اس
نے خیال کیا کہ امام حسنؑ کی زندگی میں یہ بات وقوع میں نہ آ سکے گی۔ کیونکہ شرائط صلح میں ایک یہ بھی تھی کہ معاویہ
وفات کے وقت خلافت کے معاملہ کو مشورے پر چھوڑ جائے اس لئے اس نے ہمہ تن کوشش کی اس مسند نشین امامت کو
دنیا سے رخصت کر دے۔ مروان بن حکم کو جسے رسول خداؐ نے شہر بدر کر دیا تھا مدینہ بھیج کر ایک رومال زہر آلود دیا اور کہا
جس طرح ہو سکے جعدہ بنت اشعث بن قیس کو جو حسنؑ کی بیوی ہے فریب دے کر راضی کر کہ مباشرت کے بعد اس رومال
سے حضرت کا جسم صاف کرے۔ اور میری جانب سے اس سے وعدہ کر لے کہ جس وقت تو یہ کام کر چکے گی اور حضرت
امام حسنؑ کی شہادت ہو جائے گی تو میں اسے پچاس ہزار دینار دوں گا اور اپنے بیٹے یزید سے اس کا نکاح کروں گا۔
مروان نے معاویہ کے حکم کے مطابق مدینہ پہنچ کر طرح طرح کے حیلوں اور فریبوں سے جعدہ کو راضی کر لیا کہ معاویہ کے
حسب منشا عمل کرے۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ زہر نے حضرت امام حسنؑ کے جسم میں اثر کیا اور آپ نے عالم جاودانی کی
طرف رحلت فرمائی اور جعدہ نے مال کے لالچ اور گمراہوں کے سرگروہ کے وصال کی آرزو میں یہ ناسزا حرکت کی۔
عمر ابن اسحاق کی روایت ہے کہ جس وقت امام عالی مقام کے بدن میں زہر نے اثر کیا اور وہ صاحب فراش ہو گئے تو میں
اور میرا دوست آپ کی عیادت کے لئے گئے۔ قریب پہنچ کر ہم نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ ہم نے سنا کہ ایک شخص سے
فرما رہے تھے کہ جو کچھ پوچھنا ہے مجھ سے پوچھ لو۔ اس نے جواب دیا کہ اے امیر المومنین جب تک آپ کو اللہ تعالیٰ شفا
بخشے گا میں کچھ نہ پوچھوں گا۔ آپ نے پھر بھی فرمایا کہ اس سے پیشتر کہ مجھ سے پوچھنے کا موقع نہ رہے مجھ سے پوچھ لے۔
اس نے پھر وہ جواب دیا۔ جناب امام حسنؑ نے فرمایا۔ مجھے کئی دفعہ زہر دیا گیا ہے۔ مگر اب کی دفعہ کچھ اور ہی حالت ہے۔

دوسرے دن جب میں آپ کی خدمت میں گیا تو دیکھا تو حضرت امام حسین آپ کے سرہانے بیٹھے ہوئے دریافت کر رہے ہیں کہ اے بھائی آپ کو کس نے زہر دیا ہے۔ کس شخص کی نسبت آپ کا گمان ہے۔ فرمایا تم سے کہہ دوں گا تو تم اسے قتل کر ڈالو گے۔ امام حسینؑ نے عرض کیا ضرور بالضرور۔ پھر امام مسموم نے فرمایا۔ اگر میں اس زہر سے شہید ہو جاؤں گا تو اس کی بدبختی اور گمراہی کا درجہ بہت ترقی پذیر ہو گا۔ اور آپ نے جانا کہ وفات کا وقت قریب ہے۔ امام حسینؑ کو وصیت فرماکر امامت کا مرتبہ حوالہ کیا اور کہا مجھے بعد وفات رسول خداؐ کے پاس دفن کر دینا اور اگر اس امر میں خونریزی کا اندیشہ ہو تو بقیع میں دفن کر دینا۔

غرض جناب امام حسن علیہ السلام کی روح اقدس جوار رحمت الٰہی میں چلی گئی۔ تو غسل اور کفن کے بعد آپ کا جنازہ اٹھایا گیا۔ اور حضرت رسولؐ کے روضہ اقدس کی طرف لے چلے تاکہ اپنے بھائی کو عالی مرتبہ نانا کے پہلو میں دفن کریں۔ سعید ابن عاص مدینہ کے حاکم نے عائشہ کے پاس پہنچ کر اطلاع کی جنازہ کو وہاں دفن نہ ہونے دے۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ اونٹ پر سوار ہو کر اور کسی قدر عثمانی گروہ کے آدمیوں کو ساتھ لے کر روکنے میں مشغول ہوئیں۔ شیعوں میں سے بھی بعض نے للکارا کہ اے عائشہ ایک دن تو اونٹ پر سوار ہو کر لڑنے کو نکلی تھیں اور آج اونٹ پر بیٹھ کر پیغمبر خدا کے نواسہ کو روکتی اور اسے اپنا نانا کے پہلو میں دفن نہیں ہونے دیتی ہو۔ اس وقت آدمیوں کے دو گروہ ہو گئے۔ کچھ عائشہ کے طرفدار بن گئے۔ قریب تھا کہ تلوار چل جائے۔ جناب امام حسینؑ نے حسب وصیت اپنے بزرگ و برتر بھائی کا جنازہ اپنی دادی فاطمہ بنت اسد بنی ہاشم کے پاس دفن کر دیا۔ معاویہ نے جناب امیر المومنینؑ امام حسن کی وفات کی خبر سن کر اپنے وعدہ کے مطابق رقم جعدہ کے پاس بھیج دی۔ مگر یزید کا نکاح اس ملعونہ سے نہ کیا۔

طلحہ کی اولاد میں سے ایک شخص نے اسے اپنے نکاح میں لے لیا۔ جس سے کئی اولادیں پیدا ہوئیں۔ اور جب کبھی ان میں اور قریشیوں میں کہا سنی ہوتی تو وہ انہیں مسمتہ الازواج کہہ کر طعنہ دیتے یعنی دو خصم والی کے بیٹے۔ ایک دن عبداللہ ابن عباس معاویہ کی محفل میں موجود تھا۔ معاویہ نے طنزاً کہا اے عبداللہ تو نے سنا کہ حسن بن علیؑ نے سلطنت پر مرگ کو ترجیح دی اور عالم آخرت کو سدھارا۔ عبداللہ نے جواب دیا اے معاویہ تیرے لئے عاقبت میں جو گڑھا کھودا گیا ہے وہ حضرت امام حسنؑ کی وفات سے بند نہیں ہو گیا اور تو اس دنیا میں ہمیشہ مسند حکومت پر قائم نہیں رہے گا۔ ہم اہل بیت مصطفیٰ اس سے بھی زیادہ مصیبتوں میں مبتلا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان تکالیف سے راحت پہنچائے۔ پھر ابن عباس وہاں سے اٹھ کر باہر چلا آیا۔ معاویہ اس کی برجستہ حاضر جوابی سے بہت متعجب ہوا اور کہا۔ میں نے اپنی تمام عمر میں عبداللہ ابن عباس سے زیادہ عقلمند اور حاضر جواب کوئی دوسرا نہیں پایا۔ جب امیر المومنین حسنؑ کی شہادت کی خبریں ہر طرف پھیل گئیں اور عمرو عاص نے بھی سن لیا تو معاویہ کے پاس آ کر کہا۔ امیر المومنین حسن ابن علیؑ نے انتقال کیا۔ اب میدان خالی رہ گیا ہے۔ خلافت بغیر کسی جھگڑے کے تیرے اور تیرے فرزندوں کے لئے رہ گئی ہے۔ اب مصلحت یہ ہے کہ اپنے کنبہ میں سے جس سے لوگ رضامند ہوں۔ ولی عہد بنا تاکہ تیرے بعد وہ حکومت کرے اور لوگ اس کی فرمانبرداری کریں اور خلافت تیرے خاندان میں باقی رہے۔

معاویہ نے کہا تیری رائے بہت درست ہے میں اس معاملہ میں غور کروں گا اور ایسے شخص کو ولی عہد قرار دوں گا جو ان عظیم الشان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو سکے۔ اور جس میں اللہ تعالیٰ کی مرضی شامل ہو!

اس کے بعد معاویہ نے اپنے عاملوں اور جملہ سرداروں کو تحریری اطلاع بھیجی کہ میں یزید کو اپنا ولی عہد قرار دینا چاہتا ہوں۔ جب یہ خبر ہر طرف پھیل گئی تو مروان بن حکم، سعید بن عاص اور عبداللہ عامر نے معاویہ کو جواب میں لکھا کہ اس کام میں